فاضل مصنف نے ان کتابوں کی تاریخ اشاعت اور دیگر مطبعی تفصیلات درج کرنے کے علاوہ ان کے مشتملات کا بھی تعارف کرایا ہے اور ان کا عمدہ تجزیہ کیا ہے۔ خاص طور سے مجموعہ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی، علامہ شبلی کی کتاب الانتقاد علی تاریخ التمدن الاسلامی، مولانا عبدالعزیز میمنی کی کتاب ابوالعلاء وما الیہ، مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ ذاریات کا تجزیاتی مطالعہ بہت مفصل اور تحقیقی ہے۔

مصنف نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ مولانا محمد اویس ندوی کی مرتب کردہ تفسیر ابن القیم اور مولانا سید سلیمان ندوی کی لغاتِ جدیدہ کا تذکرہ اصل مقالہ میں رہ گیا تھا۔ اس کتاب میں ان کے تعارف کو بھی شامل کر دیا گیا ہے (ص ۱۱) اس کے باوجود اب بھی متعدد چیزوں کا تذکرہ رہ گیا ہے۔ مثلاً مولانا عبدالسلام ندوی نے مصری مصنف محمد لبیب البتنونی کے سفر نامۂ حج 'الرحلۃ الحجازیۃ' کا اردو ترجمہ 'تاریخ الحرمین الشریفین' کے نام سے کیا تھا۔ اس پر مولانا سید سلیمان ندوی کا مقدمہ بھی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت اگرچہ مطبع معارف سے نہیں ہوئی تھی، بلکہ وہ پنجاب کے ایک اشاعتی ادارہ سے طبع ہوئی تھی، لیکن مولانا عبدالسلام چوں کہ عمر بھر دارالمصنفین سے وابستہ رہے، اس لیے اس کا شمار بھی دارالمصنفین کی عربی خدمات کے دائرہ میں ہونا چاہیے۔ اسی طرح سید سلیمان ندوی نے متعدد عربی کتب پر مبسوط مقدمے لکھے ہیں (مثلاً علامہ ابن تیمیہ کی الردعلی المنطقیین اور ابوالبرکات ہبۃ اللہ البغدادی کی کتاب المعتبر)۔ ان کا بھی تذکرہ آنا چاہیے تھا۔ (ڈاکٹر سطوت ریحانہ نے اپنی کتاب 'عربی زبان وادب کے ارتقاء میں سید سلیمان ندوی کی خدمات' میں سید صاحب کی ایسی تمام تحریروں کو جمع کر دیا ہے)۔ مصنف نے سیرۃ النبی جلد اول کے عربی ترجمے کے ضمن میں اس کی عدم اشاعت کی افسوس ناک داستان بیان کی ہے۔ مقام مسرت ہے کہ اس کے مقدمہ کا عربی ترجمہ جناب محمد علی غوری نے 'فن السیرۃ النبویۃ تاریخ و اصول' کے نام سے کر دیا ہے اور ۲۰۱۱ء میں مرکز جمعۃ الماجد للثقافۃ والتراث دبئ سے اس کی اشاعت ہوگئی ہے۔ علامہ شبلی کی کتاب الفاروق کے عربی زبان میں دو ترجمے ہوئے ہیں: ایک کی اشاعت